سلسلہ اصلاحی خطبات ۵۰

درود شریف

ایک اہم عبادت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ
عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم

میمن اسلامک پبلشرز

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درود شریف کے فضائل

الحمد للہ نحمدہ و نستعینہ و نستغفرو نومن بہ و نتو کل علیہ، و نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا، من یھدہ اللہ فلا مضل لہ و من یضللہ فلا ھادی لہ، و اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، و اشھد ان سیدنا و نبینا و مولانا محمدا عبدہ و رسولہ، صلی اللہ تعالی علیہ و علی الہ و اصحابہ و بارک و سلم تسلیما کثیرا۔

اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی، یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما ○ (الاحزاب: ٥٦)

وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحسب المومن من البخل اذا ذکرت عندہ فلم یصل علی (کتاب الزھد لابن مبارک: ٣٦٣)

انسانیت کے سب سے بڑے محسن

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مومن کے

بخیل ہونے کیلئے یہ بات کافی ہے کہ جب میرا ذکر اسکے سامنے کیا جائے تو وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ یعنی یہ ایک مسلمان کے بخیل ہونے کی انتہا ہے کہ اسکے سامنے نبی کریم سرور دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی آئے۔ اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے چونکہ اس کائنات میں ایک مومن کا سب سے بڑا محسن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا، آپ کے جتنے احسانات اس امت پر ہیں، اور خاص طور سے ان لوگوں پر جنہیں اللہ تعالی نے ایمان کی دولت سے نوازا، اتنے کسی کے بھی احسانات نہیں ہیں۔ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا کہ اپنی امت کی فکر میں دن رات گھلتے رہتے تھے ایک صحابی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حالت کو بیان فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

کان دائم الفکرۃ، متواصل الاخزان

جب بھی آپ کو دیکھتا ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کسی فکر میں ہیں، اور کوئی غم آپ پر طاری ہے۔۔۔۔ علماء فرماتے ہیں کہ یہ فکر اور غم کوئی اس بات کا نہیں تھا کہ آپ کو تجارت میں نقصان ہو رہا تھا، اور مال و دولت میں کمی آرہی تھی، یا دنیا کے اور دوسرے مال و اسباب میں قلت آرہی تھی، بلکہ یہ فکر اور غم اس امت کیلئے تھا کہ میری امت کسی طریقے سے جہنم کے عذاب سے بچ جائے، اور اللہ تعالی کی رضا اسکو حاصل ہو جائے۔

میں تمہیں آگ سے روک رہا ہوں

ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری مثال اور تمہاری مثال ایسی ہے، جیسے ایک شخص نے آگ روشن کی، اب پروانے آکر اس آگ میں گرنے لگے، یہ شخص ان پروانوں کو آگ سے دور ہٹانے لگا، تاکہ وہ آگ میں جل کر ختم نہ ہو جائیں، اسی طرح میں تمہاری کمر پکڑ پکڑ کر تم کو آگ سے روک رہا ہوں اور تم میرے ہاتھ سے نکلے جا رہے ہو، اور اس آگ میں گرے جا رہے ہو۔

(صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب شفقتہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امتہ)

بہر حال حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی اس فکر میں گزری کہ یہ امت کسی طرح جہنم کے عذاب سے بچ جائے، تو کیا ایک امتی اتنا بھی نہیں کریگا کہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی آئے تو کم از کم آپ پر ایک مرتبہ درود بھیج دے؟ جب کہ درود بھیجنے سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو جو فائدہ ہوتا ہے وہ تو ہو گا، خود درود بھیجنے والے کو اسکا فائدہ پہنچتا ہے۔

اللہ تعالیٰ بھی اس عمل میں شریک ہیں

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں درود بھیجنے کے بارے میں عجیب

انداز سے بیان فرمایا، چنانچہ فرمایا:

اللہ تعالیٰ بھی اس عمل میں شریک ہیں

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں درود بھیجنے کے بارے میں عجیب انداز سے بیان فرمایا، چنانچہ فرمایا:

"ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی، یا ایھاالذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما" ○

"بیشک اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو، تم بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجو" دیکھئے، ابتدا میں یہ نہیں فرمایا کہ تم درود بھیجو، بلکہ یہ فرمایا کہ اللہ اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ اس سے دو باتوں کی طرف اشارہ فرما دیا ـــ ایک یہ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو تمہارے درود کی ضرورت نہیں، اسلئے کہ ان پر پہلے ہی سے اللہ تعالیٰ درود بھیج رہے ہیں، اور اللہ کے فرشتے درود بھیج رہے ہیں ان کو تمہاری درود کی کیا ضرورت ہے؟ لیکن اگر تم اپنی بھلائی اور خیر چاہتے ہو تو تم بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو ـــ دوسرے اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ یہ درود شریف بھیجنے کا جو عمل ہے، اس عمل کی شان ہی نرالی ہے، اسلئے کہ کوئی عمل بھی ایسا نہیں ہے جس کے کرنے میں اللہ تعالیٰ بھی بندوں کیساتھ شریک ہوں۔ مثلاً نماز ہے بندہ پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ نماز نہیں

پڑھتے، روزہ بندہ رکھتا ہے، اللہ تعالی روزہ نہیں رکھتے، زکوٰۃ یا حج وغیرہ جتنی عبادتیں ہیں، ان میں سے کوئی عمل ایسا نہیں ہے جس میں بندہ کے ساتھ اللہ تعالی بھی شریک ہوں ـــــ لیکن درود شریف ایسا عمل ہے جس کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا کہ یہ عمل میں پہلے سے کر رہا ہوں، اگر تم بھی کرو گے تو تم بھی ہمارے ساتھ اس عمل میں شریک ہو جاؤ گے ـــ "اللہ اکبر" ـــ کیا ٹھکانہ ہے اس عمل کا کہ بندہ کے ساتھ اللہ تعالی بھی اس عمل میں شریک ہو رہے ہیں۔

بندہ کس طرح درود بھیجے؟

البتہ اللہ تعالی کے درود بھیجنے کا مطلب اور ہے، اور بندے کے درود بھیجنے کا مطلب اور ہے، اللہ تعالی کے درود بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی براہ راست ان پر اپنی رحمتیں نازل فرما رہے ہیں، اور بندہ کے درود بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ بندہ اللہ تعالی سے دعا کر رہا ہے کہ یا اللہ، آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے ـــــ چنانچہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی، یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما، تو اس وقت صحابہ کرام نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ، اس آیت میں اللہ تعالی نے ہمیں دو حکم دیے ہیں کہ میرے نبی پر درود بھیجو اور سلام بھیجو، سلام بھیجنے کا طریقہ تو

ہمیں معلوم ہے کہ جب ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوں تو "السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ" کہیں، اسی طرح "تشہد" کے اندر بھی سلام کا طریقہ آپ نے بتایا کہ اس میں "السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" کہا کریں، لیکن ہم آپ پر درود شریف کس طرح بھیجیں؟ اس کا کیا طریقہ ہے؟

اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ مجھ پر درود بھیجنے کا طریقہ یہ ہے کہ یوں کہو!

"اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراہیم وعلی ال ابراہیم انک حمید مجید"

اسکے معنی یہ ہیں کہ اے اللہ! آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے ـــــ اس سے اس بات کی طرف اشارہ کر دیا کہ جب بندہ درود بھیجے تو یہ سمجھے کہ میری کیا حقیقت اور حیثیت ہے کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجوں، میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف اور کمالات کا احاطہ کہاں کر سکتا ہوں؟ میں آپ کے احسانات کا بدلہ کیسے ادا کر سکتا ہوں؟ لہٰذا پہلے ہی قدم پر اپنی عاجزی کا اعتراف کر لو کہ یا اللہ! میں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے درود شریف کا حق ادا نہیں کر سکتا، اے اللہ! آپ ہی ان پر درود بھیج دیجئے۔

(صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد التشہد)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں

غالب اگرچہ آزاد شاعر تھے، لیکن بعض شعر ایسے کہے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ اسی پر اللہ تعالیٰ اسکی مغفرت فرمادیں۔ ایک شعر اس نے بڑا اچھا کہا ہے، وہ یہ کہ۔

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گزاشتم
کاں ذات پاک مرتبہ دان محمد است
(صلی اللہ علیہ وسلم)

یعنی غالب! ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کا معاملہ تو اللہ تعالیٰ ہی پر چھوڑ دیا ہے، اسلئے کہ ہم لوگ کتنی بھی تعریف کریں مگر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کا دسواں حصہ بھی ادا نہیں کر سکتے۔ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ایک ایسی ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مرتبے کو جانتی ہے۔ ہم اور آپ ان کے مرتبے کو جان بھی نہیں سکتے ــــ لہٰذ درود شریف کے ذریعہ یہ بتا دیا کہ تم اس بات کا اعتراف کرو کہ میں نہ تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف کو پہچان سکتا ہوں، نہ ان کے احسانات کا حق ادا کر سکتا ہوں، اور نہ صحیح معنی میں میرے اندر درود بھیجنے کی اہلیت ہے، میں تو یہ دعا ہی کر سکتا ہوں کہ اے اللہ آپ ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے۔

یہ دعا سو فیصد قبول ہوگی

علمائے کرام نے فرمایا کہ ساری کائنات میں کوئی دعا ایسی نہیں ہے جس کے سو فیصد قبول ہونے کا یقین ہو، کون شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ میری یہ دعا سو فیصد ضرور قبول ہوگی، اور جیسا میں کہہ رہا ہوں ویسا ہی ہوگا، یہ نہیں ہو سکتا ــــ لیکن درود شریف ایک ایسی دعا ہے جس کے سو فیصد قبول ہونے کا یقین ہے، اسلئے کہ دعا کرنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرمادیا کہ "ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی" ہم اور ہمارے فرشتے تو تمہاری دعا سے پہلے ہی نبی پاک پر درود بھیج رہے ہیں ـ اسلئے اس دعا کی قبولیت میں ادنیٰ شبہ کی بھی گنجائش نہیں۔

دعا کرنے کا ادب

اسی لئے بزرگوں نے دعا کرنے کا یہ ادب سکھادیا کہ جب تم اپنے کسی مقصد کیلئے دعا کرو، تو اس دعا سے پہلے اور بعد میں درود شریف پڑھ لو، اسلئے کہ درود شریف کا قبول ہونا تو یقینی ہی ہے، اور اللہ تعالیٰ کی شان کریمی سے یہ بعید ہے کہ پہلی دعا کو قبول فرمالیں اور آخری دعا کو قبول فرمالیں اور درمیان کی دعا کو قبول نہ فرمائیں، لہٰذا جب درود شریف پڑھ کر پھر اپنے مقصد کیلئے دعا کروگے تو انشاء اللہ اس دعا کو بھی ضرور قبول

فرمائیں گے۔ اسلئے دعا کرنے کا یہ ادب سکھا دیا کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرو۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجو، اور اسکے بعد اپنے مقاصد کیلئے دعا کرو۔

درود شریف پر اجر و ثواب

اور پھر درود شریف پڑھنے پر اللہ تعالیٰ نے اجر و ثواب بھی رکھا ہے، فرمایا کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود شریف بھیجے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں، ایک روایت میں ہے کہ دس گناہ معاف فرماتے ہیں، اور دس درجات بلند فرماتے ہیں۔

(نسائی، کتاب السہو، باب الفضل فی الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم آبادی سے نکل ایک کھجور کے باغ میں پہنچے اور سجدے میں گر گئے، میں انتظار کرنے کیلئے بیٹھ گیا تاکہ جب آپ فارغ ہو جائیں تو پھر بات کروں، لیکن آپ کا سجدہ اتنا طویل تھا کہ مجھے بیٹھے بیٹھے اور انتظار کرتے کرتے بہت دیر ہو گئی، حتیٰ کہ میرے دل میں یہ خیال آنے لگا کہ کہیں آپ کی روح مبارک تو پرواز نہیں کر گئی، اور یہ سوچا کہ آپ کا ہاتھ ہلا کر دیکھوں ـــــ کافی دیر کے بعد جب سجدہ سے اٹھے تو دیکھا کہ آپ کے چہرے پر بڑی بشاشت کے آثار ہیں، میں

نے پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آج میں نے ایسا منظر دیکھا جو پہلے نہیں دیکھا تھا، وہ یہ کہ آپ نے آج اتنا طویل سجدہ فرمایا کہ اس سے پہلے اتنا طویل سجدہ نہیں فرمایا، اور میرے دل میں یہ خیال آنے لگا کہ کہیں آپ کی روح پرواز نہ کر گئی ہو، اسکی کیا وجہ تھی؟

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا کہ بات یہ ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آکر کہا کہ میں تمہیں بشارت سناتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو شخص بھی ایک بار آپ پر درود بھیجے گا، میں اس پر رحمت نازل کرونگا اور جو شخص آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام بھیجونگا، اس خوشخبری اور انعام کے شکر میں میں نے یہ سجدہ کیا۔

(مسند احمد ج ا ص ۱۹۱)

درود شریف فضائل کا مجموعہ

اور پھر درود شریف ایسی افضل عبادت ہے کہ "ذکر" اسکے اندر موجود ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کا اعتراف اس میں ہے۔ دعا کی فضیلت اس میں ہے۔ بے شمار فضائل درود شریف میں جمع ہیں۔ لہٰذا جب یہ درود شریف اتنی فضیلت والا ہے تو آدمی پھر بھی اتنا بخیل بن جائے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک آئے تو ایک مرتبہ بھی درود نہ بھیجے؟ اسلئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کے بخیل ہونے کیلئے یہ کافی ہے کہ اس

کے سامنے میرا نام آئے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

درود شریف نہ پڑھنے پر وعید

ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں خطبہ دینے کیلئے تشریف لائے۔ جس وقت ممبر کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھا، اس وقت زبان سے فرمایا "آمین" پھر جس وقت دوسری سیڑھی پر قدم رکھا۔ اس وقت پھر فرمایا "آمین" پھر جس وقت تیسری سیڑھی پر قدم رکھا۔ پھر فرمایا "آمین" اسکے بعد آپ نے خطبہ دیا۔ جب آپ خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے تشریف لائے تو صحابہ نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ، آج آپ نے ممبر پر جاتے ہوئے (بغیر کسی دعا کے) تین مرتبہ "آمین" کہا۔ اسکی کیا وجہ ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ بات دراصل یہ ہے کہ جس وقت میں ممبر پر جانے لگا۔ اس وقت جبرئیل علیہ السلام میرے سامنے آگئے، انہوں نے تین دعائیں کیں، اور میں نے ان دعاؤں پر "آمین" کہا۔ حقیقت میں وہ دعائیں نہیں تھیں، بلکہ بددعائیں تھیں،

آپ تصور کریں کہ مسجد نبوی جیسا مقدس مقام ہے، اور غالباً جمعہ کا دن ہے، اور خطبہ جمعہ کا وقت ہے جو قبولیت دعا کا وقت ہوتا ہے اور دعا کرنے والے جبرئیل علیہ السلام ہیں، اور "آمین" کہنے والے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، کسی دعا کی قبولیت کی اس سے زیادہ کیا گارنٹی ہو سکتی ہے، جس میں اتنی چیزیں جمع ہو جائیں۔

پھر فرمایا کہ پہلی دعا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے یہ کی کہ وہ شخص برباد ہو جائے جو اپنے والدین کو بڑھاپے کی حالت میں پائے اور پھر ان کی خدمت کر کے اپنے گناہوں کی مغفرت نہ کرالے اور جنت حاصل نہ کرلے ـــــ اسلئے کہ بعض اوقات والدین اولاد کی ذرا سی بات اور خدمت پر خوش ہو کر دعائیں دیدیتے ہیں اور انسان کی مغفرت کا سامان ہو جاتا ہے، لہٰذا جس کے والدین بوڑھے ہوں اور وہ انکی خدمت کر کے جنت کا پروانہ حاصل نہ کرسکے، اور اپنے گناہوں کو معاف نہ کراسکے تو ایسا شخص ہلاک و برباد ہونے کے لائق ہے ـــــ یہ بد دعا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کی اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر "آمین" کہی۔

دوسری بد دعا یہ کی کہ وہ شخص ہلاک ہو جائے، جس پر رمضان المبارک کا پورا مہینہ گزر جائے، اسکے باوجود وہ اپنے گناہوں کی مغفرت نہ کرالے ـــــ کیونکہ رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کی رحمت مغفرت کے بہانے ڈھونڈتی ہے۔

تیسری بد دعا یہ تھی کہ وہ شخص ہلاک و برباد ہو جائے جس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے ـــ درود شریف نہ پڑھنے پر اتنی سخت وعید ہے لہٰذا جب بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی آئے تو آپ پر درود شریف پڑھنا چاہئے۔

(التاریخ الکبیر للبخاری، جلد ۷ ص ۲۲۰)

مختصر ترین درود شریف

اصل درود شریف تو "درود ابراہیمی" ہے، جو ابھی میں نے پڑھ کر سنایا، جس کو نماز کے اندر بھی پڑھتے ہیں اگرچہ درود شریف کے اور بھی الفاظ ہیں لیکن تمام علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ افضل درود شریف "درود ابراہیمی" ہے، کیونکہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے براہ راست صحابہ کو یہ درود سکھایا کہ اس طرح مجھ پر درود بھیجا کرو ——— البتہ جب بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک آئے تو ہر مرتبہ چونکہ درود ابراہیمی کا پڑھنا مشکل ہوتا ہے، اسلئے درود شریف کا آسان اور مختصر جملہ یہ تجویز کر دیا کہ

"صلی اللہ علیہ وسلم"

اسکے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان پر درود بھیجے، اور سلام بھیجے، اس میں درود بھی ہو گیا، سلام بھی ہو گیا ـــ لہٰذا اگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی سنتے وقت صرف "صلی اللہ علیہ وسلم" کہہ لیا جائے یا لکھتے وقت صرف "صلی اللہ علیہ وسلم" لکھ دیا جائے تو درود شریف کی فضیلت حاصل ہو جاتی ہے۔

"صلعم" یا صرف "ص" لکھنا درست نہیں

لیکن بہت سے حضرات کو یہ بھی طویل لگتا ہے، معلوم نہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی لکھنے کے بعد "صلی اللہ علیہ

وسلم" لکھنے میں ان کو گھبراہٹ ہوتی ہے۔ یا وقت زیادہ لگتا ہے، یا روشنائی زیادہ خرچ ہوتی ہے، چنانچہ "صلی اللہ علیہ وسلم" لکھنے کے بجائے "صلعم" لکھدیتے ہیں، یا بعض لوگ صرف "ص" لکھدیتے ہیں ــــ دنیا کے دوسرے سارے کاموں میں اختصار کی فکر نہیں ہوتی، سارا اختصار حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے ساتھ درود شریف لکھنے میں آتا ہے ــــ یہ کتنی بڑی محرومی اور بخل کی بات ہے۔ ارے! پورا "صلی اللہ علیہ وسلم" لکھنے میں کیا بگڑ جائیگا؟

درود شریف لکھنے کا ثواب

حالانکہ حدیث شریف میں ہے کہ اگر زبان سے ایک مرتبہ درود شریف پڑھو تو اس پر اللہ تعالیٰ دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں، دس نیکیاں اسکے نامہ اعمال میں لکھتے ہیں، اور دس گناہ معاف فرماتے ہیں۔ اور اگر تحریر میں "صلی اللہ علیہ وسلم" کوئی شخص لکھے تو حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب تک وہ تحریر باقی رہے گی اس وقت تک ملائکہ مسلسل اس پر درود بھیجتے رہیں گے۔

(زادالسعید، حضرت تھانوی ؒ، بحوالہ معجم الاوسط للطبرانی)

اس سے معلوم ہوا کہ تحریر میں "صلی اللہ علیہ وسلم" لکھا تو اب جو شخص بھی اس تحریر کو پڑھے گا، اس کا ثواب لکھنے والے کو بھی ملے گا، لہٰذا لکھنے کے وقت مختصراً ص

یا صلعم لکھنا یہ بڑی بخیلی، کنجوسی اور محرومی کی بات ہے، اسلئے کبھی ایسا نہیں کرنا چاہئے۔

محدثین عظام مقرب بندے ہیں

علم حدیث کے فضائل اور سیرت طیبہ کے فضائل کے بیان میں علماء کرام نے ایک بات یہ بھی لکھی ہے کہ اس علم کے پڑھنے والے اور پڑھانے والے کو بار بار درود شریف پڑھنے کی توفیق ہوتی ہے، کیونکہ جب بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک آئیگا، وہ شخص "صلی اللہ علیہ وسلم" کہے گا، اسلئے اسکو زیادہ سے زیادہ درود بھیجنے کی توفیق ہو جاتی ہے، چنانچہ فرمایا گیا کہ محدثین عظام جو علم حدیث کے ساتھ اشتغال رکھتے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کے سب سے زیادہ مقرب بندے ہیں، اسلئے کہ یہ درود شریف زیادہ بھیجتے ہیں——یہ درود شریف اتنی فضیلت کی چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس میں اشتغال کی توفیق عطا فرمائے اور اس کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

ملائکہ دعاء رحمت کرتے ہیں

"عن عامر بن ربیعة رضی اللہ عنه قال:

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول: من

صلی علی صلاۃ صلت علیه الملائكة ما صلی علی فلیقل

عبد من ذلک اولیکثر"

(ابن ماجہ، ابواب اقامۃ الصلاۃ، باب الصلاۃ علی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو جب تک وہ درود بھیجتا رہتا ہے، ملائکہ اسکے لئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں، اب جس کا دل چاہے، ملائکہ کی دعاء رحمت اپنے لئے کم کر لے یا زیادہ کر لے"

دس رحمتیں، دس مرتبہ سلامتی

"وعن ابی طلحۃ رضی اللہ عنہ ان رسول
لله صلی الله علیه وسلم جاء ذات یوم والبشریٰ یری
ی وجهه فقال: انه جاء نی جبرئیل فقال: اما
یرضیک یا محمد ان لا یصلی علیک احد من امتک
الا صلیت علیه عشرا، ولا یسلم علیک احد من
امتک الا سلمت علیه عشرا"

(سنن نسائی، کتاب السہو، باب فضل التسلیم علی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح تشریف لائے کہ آپ کے چہرے پر بشاشت اور

خوشی کے آثار تھے، اور آکر فرمایا کہ میرے پاس حضرت جبرئیل تشریف لائے۔ اور انہوں نے آکر فرمایا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ کیا آپ کے راضی ہونے کیلئے یہ بات کافی نہیں ہے کہ آپ کی امت میں سے جو بندہ بھی آپ پر درود بھیجے گا تو میں اس پر دس رحمتیں نازل کرونگا، اور جو بندہ آپ پر سلام بھیجے گا تو میں اس پر دس مرتبہ سلامتی نازل کرونگا۔

درود شریف پہنچانے والے ملائکہ

عن ابن مسعود رضی الله عنه قال: قال رسول لله صلی لله علیه وسلم: ان لله تعالی ملائکة سیاحین فی الارض، یبلغونی من امتی السلام (سنن نسائی، کتاب السهو، باب السلام علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو زمین میں گھومتے پھرتے ہیں، اور جو کوئی بندہ مجھ پر سلام بھیجتا ہے، وہ فرشتے اس سلام کو مجھ تک پہنچا دیتے ہیں۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ جب کوئی بندہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے

پاس نام لیکر پہنچایا جاتا ہے کہ آپ کی امت میں سے فلاں بن فلاں نے آپ کی خدمت میں درود شریف کا یہ تحفہ بھیجا ہے۔ انسان کی اس سے بڑی کیا سعادت ہوگی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انجمن میں اس کا نام پہنچ جائے۔

(کنزالعمال حدیث نمبر ۲۲۱۸)

میں خود درود سنتا ہوں

ایک حدیث شریف میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میرا کوئی امتی دور سے میرے اوپر درود بھیجتا ہے تو اس وقت فرشتوں کے ذریعہ وہ درود مجھ تک پہنچایا جاتا ہے، اور جب کوئی امتی میری قبر پر آکر درود بھیجتا ہے، اور یہ کہتا کہ "الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" اس وقت میں خود اسکے درود و سلام کو سنتا ہوں، (کنزالعمال، حدیث نمبر ۲۱۶۵) اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر میں ایک خاص قسم کی حیات عطا فرمائی ہوئی ہے، اسلئے وہ سلام آپ خود سنتے ہیں، اور اسی وجہ سے علماء نے فرمایا کہ جب کوئی آپ کی قبر پر جاکر درود بھیجے تو یہ الفاظ کہے:

"الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ"

اور جب دور سے درود شریف بھیجے تو اس وقت درود ابراہیمی پڑھے،

دکھ، پریشانی کے وقت درود شریف پڑھیں

میرے شیخ حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ جب آدمی کو کوئی دکھ اور پریشانی ہو، یا کوئی بیماری ہو، یا کوئی ضرورت اور حاجت ہو تو اللہ تعالیٰ سے دعا تو کرنی چاہئے کہ یا اللہ! میری اس حاجت کو پورا فرما دیجئے، میری اس پریشانی اور بیماری کو دور فرما دیجئے لیکن ایک طریقہ ایسا بتاتا ہوں کہ اسکی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو ضرور ہی پورا فرما دیں گے۔ وہ یہ ہے کہ کوئی پریشانی ہو، اس وقت درود شریف کثرت سے پڑھیں، اس درود شریف کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس پریشانی کو دور فرما دیں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں حاصل کریں

دلیل اسکی یہ ہے کہ سیرت طیبہ میں یہ بات لکھی ہوئی ہے کہ جب کوئی شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی ہدیہ لاتا تو آپ اس بات کی کوشش فرماتے کہ اسکے جواب میں اس سے بہتر تحفہ اسکی خدمت میں پیش کروں، تاکہ اسکی مکافات ہو جائے، ساری زندگی آپ نے اس پر عمل فرمایا —— یہ درود شریف بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ ہے، اور چونکہ ساری زندگی میں آپ کا یہ معمول تھا کہ جواب میں اس سے بڑھ کر ہدیہ دیتے تھے، تو

آج جب ملائکہ درود شریف آپ کی خدمت میں پہنچائیں گے کہ آپ کے فلاں امتی نے آپ کی خدمت میں درود شریف کا یہ تحفہ بھیجا ہے تو غالب گمان یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس ھدیہ کا بھی جواب دیں گے، وہ جوابی ھدیہ یہ ہو گا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے کہ جس طرح اس بندے نے مجھے ھدیہ بھیجا، اے اللہ، اس بندے کی حاجتیں بھی آپ پوری فرمادیں۔ اور اسکی پریشانیاں دور فرمادیں ــــــ

اب اس وقت ہم لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاکر یہ نہیں کہہ سکتے کہ آپ ہمارے حق میں دعا فرما دیجئے، دعا کی درخواست کرنے کا تو کوئی راستہ نہیں ہے ــ ہاں، ایک راستہ ہے کہ وہ یہ کہ ہم درود شریف کثرت سے بھیجیں، جواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے حق میں دعا فرمائیں گے ــ لہٰذا درود شریف پڑھنے کا یہ عظیم فائدہ ہمیں حاصل کرنا چاہئے ــ اسی وجہ سے بہت سے بزرگوں سے منقول ہے کہ وہ بیماری اور دکھ کی حالت میں درود شریف کی کثرت کیا کرتے تھے۔ اسلئے دن بھر میں کم از کم سو مرتبہ درود شریف پڑھ لیا کریں۔ اگر پورا درود ابراھیمی پڑھنے کی توفیق ہو جائے تو بہت اچھا ہے، ورنہ مختصر درود پڑھ لیں:

"اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی الہ واصحابہ وبارک وسلم"

اور مختصر کرنا چاہو تو یہ پڑھ لیں:

" اللهم صل علی محمد وسلم "

یا " صلی اللہ علیہ وسلم " پڑھ لیں، لیکن سو مرتبہ ضرور پڑھ لیں۔ اسکی برکت سے اجر و ثواب کے ذخیرے بھی جمع ہو جائیں گے، اور انشاء اللہ اللہ کی رحمت سے دنیاوی حاجتیں بھی پوری ہونگی۔

درود شریف کے الفاظ کیا ہوں؟

ایک بات اور سمجھ لیں۔ یہ درود شریف پڑھنا ایک عبادت بھی ہے، اور ایک دعا بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم پر کی جارہی ہے، اسلئے درود شریف کیلئے وہی الفاظ اختیار کرنے چاہئیں جو اللہ نے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائے ہیں، اور علماء کرام نے اس پر مستقل کتابیں لکھدی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کونسے درود ثابت اور منقول ہیں، مثلاً حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کتاب عربی میں لکھی ہے، " القول البدیع فی الصلاۃ علی الحبیب الشفیع " جس میں تمام درود شریف جمع کر دیئے ہیں، اسی طرح حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رسالہ لکھا ہے، جس کا نام ہے " زاد السعید " جس میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے درود شریف کے وہ تمام الفاظ اور صیغے جمع فرمادیے ہیں جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں، اور ان کی فضیلتیں بیان فرمائی ہیں۔

من گھڑت درود شریف نہ پڑھیں

لیکن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنی کثرت سے درود شریف منقول ہونے کے باوجود لوگوں کو یہ شوق ہو گیا ہے کہ ہم اپنی طرف سے درود بنا کر پڑھیں گے، چنانچہ کسی نے درود تاج گھڑ لیا۔ کسی نے درود لکھی گھڑ لیا، وغیرہ وغیرہ اور ان کے فضائل بھی اپنی طرف سے بنا کر پیش کر دیئے کہ اسکو پڑھو گے تو یہ ہو جائیگا، حالانکہ نہ تو یہ الفاظ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ اور نہ ان کے یہ فضائل منقول ہیں، بلکہ بعض کے تو الفاظ بھی خلاف شرع ہیں، حتی کہ بعض میں شرکیہ کلمات بھی درج ہیں، اسلئے صرف وہ درود شریف پڑھنے چاہئیں جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں، دوسرے درود نہیں پڑھنے چاہئیں۔ لہٰذا حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "زاد السعید" ہر شخص کو اپنے گھر میں رکھنا چاہیے اور اس میں بیان کئے ہوئے درود شریف پڑھنے چاہئیں۔

نعلین مبارک کا نقشہ اور اسکی فضیلت

اس رسالے میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک کام کی چیز اور ایک نعمت اور دیدی ہے، وہ ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک کا نقشہ۔ اس نقشے کے بارے میں بزرگوں کا تجربہ یہ ہے کہ سخت بیماری اور پریشانی کی حالت میں اگر نعلین مبارک کے اس

نقشے کو سینے پر رکھ دیا جائے تو اللہ تعالیٰ اسکی برکت سے پریشانی اور مصیبت کو دور فرما دیتے ہیں ـــــ اسلئے کوئی گھر اس رسالے سے خالی نہیں ہونا چاہئے ـــ اسی طرح شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک رسالہ ہے "فضائل درود شریف" وہ بھی اپنے گھر میں رکھیں اور پڑھیں، اور درود شریف کو اپنے لئے بہت بڑی نعمت سمجھ کر اسکو وظیفہ بنائیں۔

درود شریف کا حکم

تمام علماء امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ہر شخص کے ذمے زندگی میں کم از کم ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا فرض عین ہے، اور بالکل اسی طرح فرض ہے جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج فرض ہیں، اسکی فرضیت کی دلیل قرآن کریم کی یہ آیت ہے:

ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی، یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما

اور اس کے علاوہ جب کبھی ایک ہی مجلس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی بار بار آئے، چاہے پڑھنے میں یا سننے میں آئے تو اس وقت میں ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا واجب ہے اگر نہیں پڑھے گا تو گناہ گار ہوگا۔

واجب اور فرض میں فرق

واجب اور فرض میں عملی اعتبار سے کوئی خاص فرق نہیں ہوتا، اسلئے کہ واجب پر بھی عمل کرنا ضروری ہے، فرض پر بھی عمل کرنا ضروری ہے، فرض کو چھوڑنے والا بھی گناہ گار ہوتا ہے، اور واجب کو چھوڑنے والا بھی گناہ گار ہوتا ہے۔ لیکن دونوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ اگر کوئی شخص فرض کا انکار کردے تو کافر ہو جاتا ہے، مثلاً اگر کوئی شخص کہے کہ نماز فرض نہیں ہے (معاذاللہ) تو وہ شخص مسلمان نہیں رہیگا۔ کافر ہو جائیگا۔ یا روزہ کی فرضیت کا انکار کردے تو کافر ہو جائیگا ـــــ واجب کے انکار کرنے سے انسان کافر نہیں ہوتا، البتہ شدید گناہ گار اور فاسق ہو جاتا ہے، جیسے اگر کوئی شخص وتر کی نماز کا انکار کر دے کہ وتر کی نماز واجب نہیں تو وہ شخص بہت سخت گناہ گار ہوگا، اور فاسق ہو جائیگا البتہ عملی اعتبار سے دونوں ضروری ہیں۔

ہر مرتبہ درود شریف پڑھنا چاہیئے

البتہ شریعت نے اس بات کا لحاظ رکھا ہے کہ جو حکم بندہ کو دیا جائے وہ قابل عمل ہو، لہٰذا اگر ایک ہی مجلس میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی بار بار لیا جائے تو صرف ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے سے واجب ادا ہو جاتا ہے، اگر ہر مرتبہ درود شریف نہیں پڑھے گا

تو واجب چھوڑنے کا گناہ نہیں ہو گا، لیکن ایک مسلمان کے ایمان کا تقاضہ یہ ہے کہ ایک ہی مجلس میں اگر بار بار بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک آئے تو ہر مرتبہ وہ درود شریف پڑھے ــــ اگرچہ مختصراً ہی "صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھ لے۔

وضو کے دوران درود شریف پڑھنا

بعض اوقات میں درود شریف پڑھنا مستحب ہے، مثلاً وضو کرنے کے دوران ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا مستحب ہے، اور بار بار پڑھتے رہنا اور زیادہ فضیلت کا سبب ہے، اسلئے ایک مسلمان کو چاہئے کہ جب تک وضو میں مشغول رہے، درود شریف پڑھتا رہے، علماء کرام نے اسکو مستحب قرار دیا ہے۔

جب ہاتھ پاؤں سن ہو جائیں

اسی طرح حدیث شریف میں ہے کہ اگر تم میں سے کسی شخص کا ہاتھ یا پاؤں سن ہو جائے ــــ یعنی ہاتھ یا پاؤں سو جائے، اور اسکی وجہ سے اسکے اندر احساس ختم ہو جائے اور وہ شل ہو جائے ــــ اس وقت وہ شخص مجھ پر درود شریف بھیجے "اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی ال ابراھیم انک حمید مجید" ــــ

جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر درود شریف پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے تو اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ درود شریف پڑھنا اس بیماری کا علاج بھی ہے، اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید یہ ہے کہ درود شریف پڑھنے سے سن ہو جانے کا اثر ختم ہو جائیگا ـــــ میں کہتا ہوں کہ یہ اس بیماری کا علاج ہو، یا نہ ہو، لیکن ایک مومن کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور درود شریف کی فضیلت حاصل کرنے کا ایک موقع ملا ہے، لہٰذا اس موقع کو غنیمت سمجھ کر ایک مسلمان کو اس وقت درود شریف پڑھنا چاہئے۔

مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت درود شریف

اسی طرح مسجد میں داخل ہوتے وقت اور مسجد سے نکلتے وقت بھی درود شریف پڑھنا مستحب ہے، چنانچہ مسجد میں داخل ہونے کی مسنون دعا یہ ہے "اللھم افتح لی ابواب رحمتک" اور مسجد سے نکلنے کی مسنون دعا یہ ہے "اللھم انی اسئلک من فضلک" روایات میں آتا ہے کہ ان دعاؤں کے ساتھ بسم اللہ اور درود شریف کا اضافہ بھی کر لینا چاہئے، اور مسجد میں داخل ہوتے وقت اس طرح دعا پڑھنی چاہئے:

"بسم اللہ والصلاۃ والسلام علی رسول
اللہ، اللھم افتح لی ابواب رحمتک"

اور مسجد سے نکلتے وقت اس طرح دعا پڑھنی چاہئے:

"بسم اللہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، اللھم انی اسئلک من فضلک"

لہذا ان دونوں مواقع پر درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔

ان دعاؤں کی حکمت

اللہ تعالیٰ نے مسجد میں داخل ہوتے وقت اور مسجد سے نکلتے وقت یہ دو عجیب دعائیں تلقین فرمائیں ہیں، فرمایا کہ داخل ہوتے وقت یہ دعا کرو کہ اے اللہ، میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے، اور مسجد سے نکلتے وقت یہ دعا کرو کہ اے اللہ، میں آپ سے آپ کا فضل مانگتا ہوں ـــــ گویا کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت رحمت کی دعا مانگی، اور مسجد سے نکلتے وقت فضل کی دعا مانگی، علماء نے ان دونوں دعاؤں کی حکمت یہ بیان فرمائی کہ قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں عام طور پر "رحمت" کا اطلاق آخرت کی نعمتوں پر ہوتا ہے، چنانچہ جب کسی کا انتقال ہو جاتا ہے تو اس کیلئے "رحمہ اللہ" یا "رحمۃ اللہ علیہ" کے الفاظ سے دعا کی جاتی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے ـــــ اور "فضل" کا اطلاق عام طور پر دنیاوی نعمتوں پر ہوتا ہے، مثلاً مال و

دولت، بیوی بچے، گھربار، روزی کمانے کے اسباب وغیرہ کو "فضل" کہا جاتا ہے ــــ لہٰذا مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا کرو کہ اے اللہ میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دیجئے، یعنی آخرت کی نعمتوں کے دروازے کھول دیجئے، اور مسجد میں داخل ہونے کے بعد مجھے ایسی عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائیے، اور اس طرح آپ کا ذکر کرنے کی توفیق عطا فرمائیے، جس کے ذریعہ آپ کی رحمت کے یعنی آخرت کی نعمتوں کے دروازے مجھ پر کھل جائیں اور آخرت کی نعمتیں مجھے حاصل ہو جائیں۔

اور چونکہ مسجد سے نکلنے کے بعد یا تو آدمی اپنے گھر جائیگا، یا ملازمت کیلئے دفتر میں جائیگا، یا اپنی دوکان پر جائیگا اور کسب معاش کریگا، اسلئے اس موقع پر یہ دعا تلقین فرمائی کہ اے اللہ، مجھ پر اپنے فضل کے دروازے کھول دیجئے، یعنی دنیاوی نعمتوں کے دروازے کھول دیجئے ــــ

آپ غور کریں کہ اگر انسان کی صرف یہ دو دعائیں قبول ہو جائیں تو پھر انسان کو اور کیا چاہئے؟ اسلئے کہ دنیا میں اللہ کا فضل مل گیا اور آخرت میں اللہ کی رحمت حاصل ہو گئی، "اللہ تعالیٰ ہم سب کے حق میں ان دونوں دعاؤں کو قبول فرمائے۔ آمین" ــــ اور جب یہ عظیم الشان دعائیں کرو تو اس سے پہلے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج دیا کرو، اسلئے کہ جب تم ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود

بھیجو گے تو چونکہ وہ درود تو ہمیں قبول ہی کرنا ہے، یہ ممکن نہیں کہ ہم اسکو قبول نہ کریں۔ اسلئے کہ ہم تو قبولیت کا پہلے سے اعلان کر چکے ہیں، اور جب ہم درود شریف قبول کریں گے تو اسکے ساتھ تمہاری یہ دعائیں بھی قبول کر لیں گے، اور اگر یہ دعائیں قبول ہو گئیں تو دنیا و آخرت کی نعمتیں حاصل ہو گئیں۔ اسلئے مسجد میں جاتے وقت اور نکلتے وقت درود شریف ضرور پڑھ لیا کرو۔

اہم بات سے پہلے درود شریف

اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی کوئی اہم بات کرنا شروع کرے، یا اہم بات لکھے، تو اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرے، اور پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے، اسکے بعد اپنی بات کہے یا لکھے، چنانچہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ تقریر کے شروع میں ایک خطبہ پڑھا جاتا ہے، اس خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور توحید کا بیان ہوتا ہے، اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور آپ کی رسالت کا بیان ہوتا ہے، اور اگر مختصر وقت ہو تو آدمی صرف اتنا ہی کہدے:

"نحمده ونصلی علی رسوله الکریم"

یعنی ہم اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں، یا یہ پڑھ لے۔

"الحمد لله و کفی وسلام علی عباده الذین اصطفی"

یہ بھی مختصر درود شریف کی ایک صورت ہے۔ لہٰذا جب بھی کوئی بات کہنی ہو، یا لکھنی ہو، اس وقت حمد و صلاۃ کہنی چاہئے۔ ہمارے یہاں تو جب کوئی شخص باقاعدہ تقریر کرتا ہے، اس وقت یہ پڑھتا ہے: نحمده ونصلي على رسوله الكريم" لیکن صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ہاں یہ معمول تھا کہ کسی بھی مسئلے پر بات کرنی ہو چاہے وہ دنیوی مسائل ہی کیوں نہ ہوں مثلاً خرید و فروخت کی بات ہو یا رشتے ناتے کی بات ہو تو بات شروع کرنے سے پہلے حمد و ثنا اور درود شریف پڑھتے، اسکے بعد اپنی مقصد کی بات کرتے ـــــ چنانچہ اہل عرب کے اندر ابھی تک اسکی جھلک اور اسکا نمونہ کچھ کچھ موجود ہے کہ جب کسی کام کے مشورے کیلئے بیٹھتے ہیں تو پہلے حمد و ثنا اور درود شریف پڑھتے ہیں ـــــ ہمارے یہاں یہ سنت ختم ہوتی جارہی ہے، اس سنت کو زندہ کرنے کی ضرورت ہے۔

غصہ کے وقت درود شریف پڑھنا

علماء کرام نے فرمایا کہ جب آدمی کو غصہ آرہا ہو، اور اندیشہ یہ ہو کہ غصے کے اندر کہیں آپے سے باہر ہو کر کوئی کام شریعت کے خلاف نہ ہو جائے یا کہیں زیادتی نہ ہو جائے، کسی کو برا بھلا نہ کہدے، یا کہیں غصے کے اندر مار پیٹ تک نوبت نہ پہنچ جائے، اس وقت غصے کی حالت میں درود شریف پڑھ لینا چاہئے، درود شریف پڑھنے سے انشاء

اللہ غصہ ٹھنڈا ہو جائیگا، وہ غصہ قابو سے باہر نہیں ہو گا۔

عرب کے لوگوں میں آج تک یہ بڑی اچھی رسم چلی آرہی ہے کہ جہاں کہیں دو آدمیوں میں کوئی تکرار اور لڑائی کی نوبت آگئی تو فوراً اس وقت ان میں کوئی یا کوئی تیسرا آدمی ان سے کہتا ہے کہ: "صل علی النبی" یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو، اسکے جواب میں دوسرا آدمی درود شریف پڑھنا شروع کر دیتا ہے: "اللھم صل علی محمد وعلی ال محمد" بس اسی وقت لڑائی ختم ہو جاتی ہے، اور دونوں فریق ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں، اور دونوں کا غصہ ختم ہو جاتا ہے ——— یہ درحقیقت علماء کرام کی تلقین کا نتیجہ ہے کہ غصہ کو ٹھنڈا کرنے کیلئے درود شریف پڑھنا بہت مفید ہے ——— اسلئے اسکو بھی اپنے درمیان رواج دینے کی ضرورت ہے۔

سونے سے پہلے درود شریف پڑھنا

اسی طرح علماء نے فرمایا کہ جب آدمی سونے کیلئے بستر پر لیٹے، اس وقت وہ پہلے مسنون دعائیں پڑھے، اسکے بعد درود شریف پڑھتے پڑھتے سو جائے، تاکہ انسان کی بیداری کا آخری کلام درود شریف ہو جائے ——— یہ ایسی باتیں ہیں، جن پر عمل کرنے میں کوئی محنت اور مشقت نہیں، اور کوئی وقت بھی خرچ نہیں ہوتا، اسلئے کہ تم سونے کیلئے لیٹے ہو، کوئی اور کام تو کر نہیں سکتے، اسلئے درود شریف پڑھتے رہو،

یہاں تک کہ نیند آجائے ۔ تاکہ تمہارے اعمال کا خاتمہ بالخیر ہو جائے، اسکو بھی اپنا معمول بنالینے کی ضرورت ہے، بہرحال، یہ وہ مواقع تھے، جن میں درود شریف پڑھنا علماء نے مستحب بتایا ہے، ان کو اپنے معمولات میں داخل کرلینا چاہئے۔

یومیہ تین سو مرتبہ درود شریف

بعض بزرگوں نے فرمایا کہ کم از کم صبح و شام تین سو مرتبہ درود شریف پڑھنا چاہئے، حضرت مولانا رشید احمد گنگوھی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ وہ اپنے متوسلین کو تلقین فرمایا کرتے تھے کہ کم از کم دن میں تین سو مرتبہ درود شریف پڑھ لیا کرو، اور انشاء اللہ اسکی وجہ سے کثرت سے درود شریف پڑھنے والوں میں تمہارا شمار ہو جائیگا۔ ورنہ کم از کم سو مرتبہ تو ضرور ہی پڑھ لیا کرو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

درود شریف محبت بڑھانے کا ذریعہ

اور درود شریف پڑھنے پر آخرت میں جو نیکیاں اور جو اجر و ثواب ملنا ہے، وہ تو ملے گا، لیکن دنیا میں اس کا فائدہ یہ ہے کہ جو شخص جتنی کثرت سے درود شریف پڑھے گا، اتنا ہی حضور اقدس صلی اللہ علیہ

وسلم کی محبت میں اضافہ ہو گا، اور جتنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسم کی محبت بڑھے گی، اتنے ہی انسان پر صلاح وفلاح کے دروازے کھلتے جائیں گے ـــــ حدیث شریف میں ہے کہ ایک صحابی نے پوچھا. یارسول اللہ! قیامت کب آئیگی؟ آپ نے پوچھا کہ تم نے اسکی کیا تیاری کی ہے؟ صحابی نے فرمایا کہ یارسول اللہ، میں نے بہت زیادہ نفلی نمازیں یا نفل روزے تو نہیں رکھے، لیکن میں اللہ اور اللہ کے رسول سے محبت رکھتا ہوں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں فرمایا.

"المرء مع من احب"

(ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء ان المرء مع من احب)

انسان آخرت میں اسی کے ساتھ ہو گا، جس کے ساتھ اس نے دنیا میں محبت کی۔ لہٰذا جو شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھتا ہو گا، آخرت میں اللہ تعالیٰ اسکو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت بھی عطا فرمائیں گے ـــــ لہٰذا درود شریف پڑھنے کا دنیاوی فائدہ یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اضافہ ہو جائیگا ـــ ویسے تو الحمد للہ ہر مومن کے دل میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے، کوئی مومن ایسا نہیں ہو گا، جس کے دل میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہ ہو، لیکن محبت محبت میں بھی فرق ہوتا ہے، لہٰذا جو شخص جتنا زیادہ درود شریف پڑھنے والا ہو گا، اسکے دل میں اتنی ہی زیادہ محبت ہوگی ـــ اور یہ درود شریف کا کوئی معمولی فائدہ نہیں ہے۔

درود شریف دیدار رسول کا سبب

بزرگوں نے درود شریف پڑھنے کا ایک دنیاوی فائدہ یہ بھی بتایا ہے کہ جو شخص کثرت سے درود شریف پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اسکو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار بھی نصیب فرمائیں گے ــــــ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ جو بڑے درجے کے علماء کرام میں سے ہیں، یہ وہ بزرگ ہیں جنہوں نے دین و دنیا کے علوم میں سے کوئی علم ایسا نہیں چھوڑا، جس پر کوئی کتاب نہ لکھی ہو، ے علم تفسیر پر، علم حدیث پر، فقہ پر، بلاغت پر، نحوپر، حساب پر گویا ہر موضوع پر آپ کی تصنیف موجود ہے، اور پھر علم تفسیر پر آپ کی تین کتابیں ہیں۔ جن میں سے ایک اسی (۸۰) جلدوں پر مشتمل ہے، جس کا نام ہے "مجمع البحرین" دوسری تفسیر ہے "درمنثور" اور تیسری ہے "جلالین" ان کی لکھی ہوئیں ساری کتابیں اگر آج کوئی شخص پڑھنا چاہے تو اس کیلئے پوری عمر درکار ہے ــــ لیکن علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس سال کی عمر کے اندر اندر یہ تمام تصانیف لکھیں اور اسکے بعد اپنے آپ کو اللہ کی عبادت کیلئے فارغ کرلیا۔

جاگتے میں حضور کی زیارت

ان کے حالات میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ دولت

عطا فرمائی کہ ۳۵ مرتبہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جاگتے میں اور بیداری کی حالت میں زیارت ہوئی، اور بیداری کی حالت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کشف کی ایک قسم ہے، کسی نے علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ حضرت! ہم نے سنا ہے کہ آپ نے ۳۵ مرتبہ بیداری کی حالت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے؟ ہمیں بھی بتائیے کہ وہ کیا عمل ہے جسکی بدولت اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس دولت سے سرفراز فرمایا؟ جواب میں انہوں نے فرمایا کہ میں تو کوئی خاص عمل نہیں کرتا، البتہ اللہ تعالیٰ کا مجھ پر یہ خاص فضل رہا ہے کہ میں ساری عمر درود شریف بہت کثرت سے پڑھتا رہا ہوں، چلتے، پھرتے، اٹھتے، بیٹھتے، سوتے جاگتے میری یہ کوشش ہوتی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا رہوں۔ شاید اسی عمل کی بدولت اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ دولت عطا فرمائی ہو۔

حضور کی زیارت کا طریقہ

بہرحال، بزرگوں نے لکھا ہے کہ اگر کسی شخص کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شوق ہو، وہ جمعہ کی رات میں دو رکعت نفل نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد ۱۱ مرتبہ آیت الکرسی اور گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد سو

مرتبہ یہ درود شریف پڑھے:

"اللھم صل علی محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم"

اگر کوئی شخص چند مرتبہ یہ عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اسکو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب فرمادیتے ہیں۔ بشرطیکہ شوق اور طلب کامل ہو اور گناہوں سے بھی بچتا ہو۔

حضرت مفتی صاحبؒ کا مذاق

لیکن سچی بات یہ ہے کہ ہم کہاں؟ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کہاں؟ چنانچہ میرے والد ماجد حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک صاحب آئے، اور کہا حضرت! مجھے کوئی ایسا وظیفہ بتادیجئے جسکی برکت سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو جائے، حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بھائی، تم بڑے حوصلہ والے آدمی ہو کہ تم اس بات کی تمنا کر رہے ہو کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو جائے، ہمیں تو یہ حوصلہ نہیں ہوتا کہ یہ تمنا بھی کریں، اسلئے کہ ہم کہاں؟ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کہاں؟ اور اگر زیارت ہو جائے تو اس کے آداب، اسکے حقوق اور اسکے تقاضے کس طرح

پورے کریں گے، اسلئے خود اسکے حاصل کرنے کی نہ تو کوشش کی، اور نہ کبھی اس قسم کے عمل سیکھنے کی نوبت آئی جس کے ذریعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو جائے، البتہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خود ہی زیارت کرادیں تو یہ ان کا انعام ہے، اور جب خود کرائیں گے تو پھر اسکے آداب کی بھی توفیق بخشیں گے۔

حضرت مفتی صاحب رحؒ اور روضہ اقدس کی زیارت

حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب روضہ اقدس پر حاضر ہوتے تو کبھی روضہ اقدس کی جالی کے قریب نہیں جاتے تھے۔ بلکہ ہمیشہ کا یہ معمول دیکھا کہ جالی کے سامنے جو ستون ہے اس ستون سے لگ کر کھڑے ہو جاتے، اور اگر کوئی آدمی کھڑا ہوتا تو اسکے پیچھے جاکر کھڑے ہو جاتے۔

ایک دن خود فرمانے لگے کہ ایک مرتبہ میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ شاید تو بڑا شقی القلب ہے، اس وجہ سے جالیوں کے قریب ہونے کی کوشش نہیں کر رہا ہے۔ اور یہ اللہ کے بندے ہیں جو جالی کے قریب ہونے اور اس سے چمٹنے کی کوشش کر رہے ہیں، اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جتنا قرب حاصل ہو جائے وہ نعمت ہی نعمت ہے، لیکن میں کیا کروں کہ میرا قدم آگے بڑھتا ہی نہیں ـــــــ جیسے ہی مجھے یہ خیال آیا، اسی وقت مجھے یہ محسوس ہوا کہ روضہ اقدس کی طرف سے

یہ آواز آرہی ہے کہ:

"یہ بات لوگوں تک پہنچا دو کہ جو شخص ہماری سنتوں پر عمل کرتا ہے، وہ ہم سے قریب ہے، خواہ ہزاروں میل دور ہو، اور جو شخص ہماری سنتوں پر عمل پیرا نہیں ہے، وہ ہم سے دور ہے، خواہ وہ ہماری جالیوں سے چمٹا کھڑا ہو"

چونکہ اس میں حکم بھی تھا کہ "لوگوں تک یہ بات پہنچادو" اسلئے میرے والد صاحب قدس اللہ سرہ اپنی تقاریر اور خطبات میں یہ بات لوگوں کے سامنے بیان فرماتے تھے، لیکن اپنا نام ذکر نہیں کرتے تھے، بلکہ یہ فرماتے کہ ایک زیارت کرنے والے نے جب روضہ اقدس کی زیارت کی تو اسکو روضہ اقدس پر یہ آواز سنائی دی ـــــ لیکن ایک مرتبہ تنہائی میں بتایا کہ یہ واقعہ میرے ہی ساتھ پیش آیا تھا۔

اصل چیز سنت کی اتباع

حقیقت یہ ہے کہ اصل چیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع ہے، اگر یہ حاصل ہے تو پھر انشاء اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب بھی حاصل ہے ـــ خدانہ کرے، اگر یہ چیز حاصل نہیں تو آدمی چاہے کتنا ہی قریب پہنچ جائے، روضہ اقدس کی جالیاں تو کیا، بلکہ حجرہ اقدس کے اندر بھی چلا جائے، تب بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا

قرب حاصل نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اتباع سنت کی دولت عطا فرمادے۔ آمین۔

درود شریف میں نئے طریقے ایجاد کرنا

ویسے تو درود شریف کی کثرت افضل ترین عمل ہے، لیکن ہر کام اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی وقت تک پسندیدہ ہے، جب تک ان کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ہو، لیکن اگر کسی کام کے اندر اپنی طرف سے کوئی طریقہ ایجاد کر لیا، اور اسکے مطابق کام شروع کر دیا، تو اس سے اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی خوشی حاصل نہیں ہوگی ــــ چنانچہ درود شریف کے بارے میں آجکل بہت سے ایسے طریقے چل پڑے ہیں، جو اپنی طرف سے گھڑے ہوئے ہیں، اللہ اور اللہ کے رسول کے بتائے ہوئے طریقے نہیں ہیں، اس صورت میں انسان یہ سمجھتا ہے کہ میں اچھا کام کر رہا ہوں، اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کا اظہار کر رہا ہوں، لیکن چونکہ وہ طریقے اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق نہیں ہیں، اسلئے حقیقت میں ان کا کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔

یہ طریقہ بدعت ہے

مثلاً آجکل درود و سلام بھیجنے کا مطلب یہ ہو گیا کہ درود و سلام

کی نمائش کرو چنانچہ بہت سے آدمی ملکر کھڑے ہو کر لاؤڈ اسپیکر پر زور زور سے ترنم کے ساتھ پڑھتے ہیں:

"الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ"

اور یہ سمجھتے ہیں کہ درود وسلام کا بھیجنے کا یہی طریقہ ہے، چنانچہ اگر کوئی شخص گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر درود وسلام پڑھتا ہے تو اسکو درست نہیں سمجھتے، اور اسکی اتنی قدر و منزلت نہیں کرتے، حالانکہ پوری سیرت طیبہ میں اور صحابہ کرام کی زندگی میں کہیں بھی یہ مروجہ طریقہ نہیں ملتا، جبکہ

صحابہ کرام میں سے ہر شخص مجسم درود تھا، اور صبح سے لیکر شام تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجتا تھا ــــــ

اس سے بھی بڑی بات یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس طریقے میں شامل نہ ہو تو اسکو یہ طعنہ دیا جاتا ہے کہ اسکو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہیں، یہ درود وسلام کا منکر ہے وغیرہ وغیرہ، یہ طعنہ دینا اور زیادہ بری بات ہے ــــ خوب سمجھ لیجئے، درود بھیجنے کا کوئی طریقہ اس طریقے سے زیادہ بہتر نہیں ہو سکتا جو طریقہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بتایا ہو، وہ طریقہ یہ ہے کہ ایک صحابی نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! آپ پر درود بھیجنے کا کیا طریقہ ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب میں درود ابراہیمی پڑھا اور فرمایا کہ اس طریقے سے درود شریف پڑھا کرو۔

نماز میں درود شریف کی کیفیت

دوسری طرف یہ دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ نے درود شریف کو نماز کا ایک حصہ بنایا ہے، لیکن نماز کے اندر سورۃ فاتحہ کھڑے ہو کر پڑھی جاتی ہے، سورۃ کھڑے ہو کر پڑھی جاتی ہے، لیکن جب درود شریف کا موقع آیا تو فرمایا کہ تشہد کے بعد اطمینان کے ساتھ، ادب کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھو۔

بہرحال ویسے تو کھڑے ہو کر درود شریف پڑھنا، بیٹھ کر پڑھنا، لیٹ کر پڑھنا، ہر حالت میں درود شریف پڑھنا جائز ہے۔ لیکن ان میں سے کسی ایک طریقے کو خاص کر کے مقرر کر لینا، اور اسکے بارے میں یہ کہنا کہ یہ طریقہ دوسرے طریقوں کے مقابلے میں زیادہ بہتر اور افضل ہے، یہ بے بنیاد اور غلط ہے۔

کیا درود شریف کے وقت حضور تشریف لاتے ہیں؟

اور یہ طریقہ اس وقت اور زیادہ غلط ہو گیا جب اسکے ساتھ ایک خراب عقیدہ بھی لگ گیا ہے، وہ یہ ہے کہ جب ہم درود شریف پڑھتے ہیں تو اس وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں۔ یا آپ کی روح مبارک تشریف لاتی ہے، اور جب آپ تشریف لا رہے ہیں تو ظاہر ہے کہ آپ کی تعظیم اور تکریم میں کھڑے ہونا چاہئے، اسلئے ہم

کھڑے ہو جاتے ہیں ــــ

بتایئے یہ بات کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں یہ کہاں سے ثابت ہے؟ کیا قرآن کریم کی آیت سے، یا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی حدیث سے، یا کسی صحابی کے قول سے ثابت ہے؟ کہیں بھی کوئی ثبوت نہیں، یہ حدیث جو ابھی میں نے آپ کے سامنے پڑھی، اس کو اگر غور سے پڑھ لیں تو بات سمجھ میں آجائیگی، وہ کہ:

"ان للہ تعالٰی ملائکۃ سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام"

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالٰی کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو ساری زمین کا چکر لگاتے رہتے ہیں، اور ان کا کام یہ ہے کہ جو شخص میری امت میں سے مجھ پر درود و سلام بھیجتا ہے، وہ مجھ تک پہنچاتے ہیں ــــ

دیکھیئے اس حدیث میں یہ تو بیان فرمایا کہ فرشتے مجھ تک درود شریف پہنچاتے ہیں، لیکن کسی حدیث میں یہ نہیں آیا کہ جہاں کہیں درود پڑھا جا رہا ہوتا ہے تو میں وہاں پہنچ جاتا ہوں۔

ہدیہ دینے کا ادب

پھر ذرا غور تو کریں کہ یہ درود شریف کیا چیز ہے؟ یہ درود

شریف ایک ہدیہ اور تحفہ ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے، اور جب کسی بڑے کو کوئی ہدیہ دیا جاتا ہے تو کیا اسکو یہ کہا جاتا ہے کہ آپ ہمارے گھر تشریف لائیں، ہم آپ کی خدمت میں تحفہ پیش کریں گے؟ یا اسکے گھر بھیجا جاتا ہے؟ ظاہر ہے کہ جس شخص کے دل میں اپنے بڑے کی عزت اور احترام ہوگا، وہ کبھی اس بات کو گوارہ نہیں کریگا کہ وہ بڑے سے یہ کہے کہ آپ ہدیہ قبول کرنے کیلئے میرے گھر آئیں، وہاں آکر ہدیہ لے لیں ــــ بلکہ وہ شخص ہمیشہ یہ چاہے گا کہ یا تو میں خود جاکر اسکو ہدیہ پیش کروں، یا کسی اپنے نمائندے کو بھیجے گا کہ وہ ادب اور احترام کے ساتھ اسکی خدمت میں یہ ہدیہ پہنچا دے ــ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے تو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درود شریف پہنچانے کیلئے یہ طریقہ مقرر فرمایا کہ آپ کا امتی جہاں کہیں بھی ہے، اسکو یہ حق حاصل ہے کہ وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہدیہ پیش کرے، اور پھر اس درود شریف کو وصول کرکے آپ تک پہنچانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتے مقرر کر رکھے ہیں، جو نام لیکر پہنچاتے ہیں کہ آپ کے فلاں امتی نے جو فلاں جگہ رہتا ہے، آپ کی خدمت میں یہ ہدیہ بھیجا ہے ــــ

یہ غلط عقیدہ ہے

لیکن اسکے برخلاف ہم نے اپنی طرف سے یہ طریقہ مقرر کرلیا

ہے کہ ہم درود شریف وہاں تک نہیں پہنچائیں گے بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ لینے کیلئے خود ہماری خدمت میں آنا ہوگا، جب آپ ہماری مسجد میں تشریف لائیں گے تو اس وقت ہم ہدیہ پیش کریں گے ـــــ حالانکہ یہ ادب اور تعظیم کے خلاف ہے کہ اپنے بڑے کو ہدیہ وصول کرنے کیلئے گھر بلایا جائے کہ یہاں آکر مجھ سے ہدیہ وصول کرلو ـــــ

لہٰذا یہ تصور کہ جب ہم یہاں بیٹھ کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں درود بھیجتے ہیں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس درود شریف کو لینے کیلئے خود تشریف لاتے ہیں، اور چونکہ خود ہماری محفل میں تشریف لاتے ہیں تو ہم ان کی تعظیم کیلئے کھڑے ہو جاتے ہیں ـــ یہ تصور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت شان کے بالکل مطابق نہیں، اسلئے درود شریف بھیجنے کا یہ تصور اور یہ طریقہ درست نہیں۔ جو طریقہ اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے وہ طریقہ اختیار کرنا چاہیئے۔

آہستہ اور ادب کے ساتھ درود شریف پڑھیں

دوسری طرف قرآن کریم نے فرمایا کہ جب تمہیں اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا کرنی ہو، یا اللہ کا ذکر کرنا ہو تو جتنا آہستگی اور عاجزی سے کروگے، اتنا ہی زیادہ افضل ہوگا، چنانچہ فرمایا:

"ادعوا بکم تضرعا و خفیة"

(الاعراف۔۵۵)

یعنی اپنے رب کو عاجزی اور آہستگی کے ساتھ پکارو۔ اب درود شریف میں تم اللہ تعالیٰ کو بلند آواز سے پکار رہے ہو، اللھم صل علی محمد" اے اللہ، محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجئے یہ طریقہ درست نہیں، بلکہ جتنا آہستگی کے ساتھ ادب کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں گے، اتنا ہی افضل ہو گا__ لہٰذا درود شریف بھیجنے کا یہ طریقہ ہے__ لیکن اگر کوئی شخص اپنی طرف سے کوئی طریقہ گھڑ کر درود شریف بھیجے گا تو وہ اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ طریقہ نہیں ہو گا۔

خالی الذھن ہو کر سوچئے

آجکل فرقہ بندیاں ہو گئی ہیں، اور اس فرقہ بندیوں کی وجہ سے یہ صورتحال ہو گئی ہے کہ اگر کوئی صحیح بات کہے تو بھی کان اسکو سننے کیلئے تیار نہیں ہوتے، یہ بات میں کوئی عیب جوئی کے طور پر نہیں کہہ رہا ہوں، بلکہ دردمندی کے ساتھ، دل سوزی کے ساتھ حقیقت حال بیان کرنے کیلئے کہہ رہا ہوں، اسلئے اس حقیقت کو سمجھنے کی ضرورت ہے، محض طعنہ دیدینا کہ فلاں فرقہ تو درود شریف کا منکر ہے، ان کے دل میں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہیں ہے۔ اس طرح طعنہ دینے سے بات

نہیں بنتی، اگر ذرا کان کھول کر بات سنی جائے اور یہ دیکھا جائے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا تقاضہ کیا ہے؟ تب جاکر حقیقت حال واضح ہوگی۔

تم بہرے کو نہیں پکار رہے ہو

ایک مرتبہ کچھ صحابہ کرام کہیں تشریف لے جارہے تھے تو انہوں نے راستے میں بلند آواز سے ذکر کرنا اور دعا کرنی شروع کر دی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع کرتے ہوئے فرمایا کہ آہستگی کے ساتھ دعا کرو، اور فرمایا کہ:

"انکم لا تدعون اصم ولا غائبا"

یعنی تم بہرے کو نہیں پکار رہے ہو، اور نہ ایسی ذات کو پکار رہے ہو جو تم سے غائب ہے، وہ تو تمہاری ہر بات سننے والا ہے، حتی کہ وہ تمہارے دل میں گزرنے والے خیالات سے بھی واقف ہے، اسلئے اسکو پکارنے کے لئے آواز زیادہ بلند کرنے کی ضرورت نہیں، اسلئے اسکو آہستگی، اور ادب کے ساتھ پکارو ـــ یہ طریقہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو تلقین فرمایا ـــ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس طریقہ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور درود شریف کو اسکے صحیح آداب کے ساتھ، اسکے احکام اور مستحبات کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین